تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

امامِ وقت سے اِک رشتۂ صدق ووفا رکھنا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْامِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢبَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(النور:56)

کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

مل جاتی ہے اُن لوگوں کو ایمان کی دولت ہر لمحہ کرتے ہیں جو صدق وصفا سے

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ’’امامِ وقت سے اِک رشتۂ صدق ووفا رکھنا‘‘

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ خلافت سے محبت میں رسول کی محبت اور رسول کی محبت میں اللہ کی محبت کا راز پنہاں ہے۔ خلافت سے ہماری محبت ایسی ہونی چاہیے جو کہ خلیفہ وقت سے ایسا دلی تعلق ظاہر کرے کہ جو ہمیں اپنے محبوب خلیفہ کی محبت میں کھو دے، فنا کر دے۔ ہمارا ہر قدم، ہماری ہر حرکت وسکون خلافت کی مرضی ومنشا کے مطابق ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کا درد ہمارا درد ہو اور اُن کی ہر خوشی ہماری خوشی ہو۔ ہمارا ہر قول ہمارا ہر فعل ان کی محبت کی گواہی دے اور ثابت کرے کہ ہمارے پیارے خلیفہ کی ہمارے نزدیک کیا اہمیت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اُسے پی لیتا ہے... اور اس کے اخلاق اور اس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے... یہاں تک کہ اسی کا رُوپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلّی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اُس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور شیطان سے محبت کرنے والے وہ تاریکی حاصل کر لیتے ہیں جو شیطان میں ہے‘‘

(نورالقرآن نمبر2، روحانی خزائن جلد9 صفحہ 430)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل و جان ساعی ہو، تا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے... محبت ایک عربی لفظ ہے اور اصل معنی اس کے پُر ہو جانا ہے... حَبٌّ جو دانہ کو کہتے ہیں وہ بھی اِسی سے نکلا ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ پہلے دانہ کی تمام کیفیت سے بھر گیا‘‘

(نورالقرآن نمبر2، روحانی خزائن جلد9 صفحہ 431-432)

خلیفۂ وقت کا جماعت سے اور جماعت کا خلیفۂ وقت سے پیار و محبت کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور یہ بات طے ہے کہ جو بھی اس سائبان کے نیچے آئے گا وہی نجات پائے گا اور قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق ان تمام رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں کا وارث ہو گا جو خدائے پاک نے اپنے پاک کلام میں غلامانِ خلافت کے لئے قیامت تک محفوظ کر دی ہیں۔

ہر احمدی مسلمان اپنے خلیفہ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے اور اپنا سب کچھ اس خلیفہ کے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اپنی نمازوں میں اپنے دل و جان سے محبوب خلیفہ کے لئے دعائیں کرتا ہے اور اِس بیش قیمتی نعمت پر دن رات اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

خلیفۃ المسیح سے جماعت کی محبت اور آپ کے پاک وجود سے اور آپ کی دعاؤں سے حاصل ہونے والی برکتوں کا یہ عالَم ہے کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے بچپن سے ہی ہم نے اپنے گھر میں یہی سنا کہ جب بھی کوئی معاملہ جس میں کوئی پریشانی ہو یا کوئی بیمار ہو یا پھر ایسا مسئلہ جس کا کوئی حل سمجھ نہ آرہا ہو تو حضور اقدس کو خط لکھو دعا کیلئے یا پھر مشورہ کیلئے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خلیفۃ المسیح کے دربار میں خط کے ذریعہ فریاد کی گئی ہو اور اس کا حل اللہ تعالیٰ نے نہ کیا ہو۔ ہونڈوروس کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ ایک مقامی احمدی "پرسی موریو" مختلف مسائل کا شکار تھے۔ ان کے حالات کو دیکھتے ہوئے مَیں نے کہا کہ اپنی پریشانیوں کے حوالے سے دعا کے لیے خلیفۂ وقت کو خط لکھیں۔ جب انہوں نے خط لکھا تو کہتے ہیں کہ ان کے اکثر مسائل خود بخود حل ہونا شروع ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ اس سے مجھے ایک غیبی طاقت ملی ہے اور خلافت پہ میرا یقین اور اعتماد بڑھا ہے۔ اس طرح کے کئی واقعات ہیں جو وقت کی کمی کی وجہ سے بیان نہیں کیے جاسکتے۔ ہمارا یقین ہے کہ خلیفہ وقت خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ بندے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ اپنے مقرر بندے کی دعائیں ضرور قبول فرمائے گا۔

سامعین! خلافت سے محبت ایک ایسا فطری امر ہے، جس کی مثال ہمیں اور کسی رشتے میں نظر نہیں آتی۔ ممکن ہے کہ ہر شخص کا محبت کرنے کا انداز مختلف ہو لیکن اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ محبت کا جذبہ ہر احمدی کے دل میں موجود ہے اور خلیفۃ المسیح کے مقام اور مرتبہ کو جب تک کوئی شخص نہیں سمجھتا اس وقت تک اس کی برکات سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب 1924ء میں سفر یورپ پر تشریف لے گئے۔ تو اس عارضی جدائی پر بیقراری کا اندازہ ایک خط کے الفاظ سے کیا جاسکتا ہے جو حضرت بابو سراج الدین صاحب سٹیشن ماسٹر نے تحریر فرمایا تھا۔ لکھتے ہیں۔ میرے آقا! ہم دُور ہیں، مجبور ہیں۔ اگر ممکن ہوتا تو حضور کے قدموں کی خاک بن جاتے تا کہ جدائی کے صدمے نہ سہتے۔ آقا! مَیں چار سال سے دارالامان نہیں گیا تھا۔ مگر دل کو تسلی تھی کہ جب چاہوں گا حضور کی قدم بوسی کرلوں گا لیکن اب ایک ایک دن مشکل ہو رہا ہے۔ اللہ پاک حضور کو بخیر و عافیت، مظفر و منصور جلدی واپس لائے۔

انگریزی اخبار Tribune میں 3 جون 1930ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کی جھوٹی خبر شائع ہوئی جو احبابِ جماعت پر غم و اندوہ کا پہاڑ بن کر گری۔ چنانچہ حضرت یعقوب علی عرفانیؓ فرماتے ہیں۔ مَیں جو راستے پر بیٹھا ہوں، اُن آنے والوں کو دیکھتا تھا کہ وہ محبت اور اخلاص کے پیکر ہیں۔ اُنہیں دوران سفر میں اس خبر کا افترا ہونا کھل چکا تھا مگر اُن کی بیقراری ہر آن بڑھ رہی تھی اور یہ صرف اعجازِ محبت تھا۔ یہ دوست اپنی بیقراری میں قصر خلافت کی طرف بھاگے جا رہے تھے۔ مَیں نے دیکھا بعض ان میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے اس سفر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ ان طبعی تقاضوں پر بھی محبت کا غلبہ تھا۔ جب تک قصر خلافت میں جا کر انہوں نے اپنے امام کو دیکھ نہ لیا اور مصافحہ اور معانقہ کی سعادت حاصل نہ کر لی، اُن کے دل بیقرار کو قرار نہ آیا۔

پھر ان لوگوں کی خلیفۂ وقت سے اخلاص و محبت کا اندازہ لگائیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں بیٹھے حضور کا خطبہ سن رہے ہوتے ہیں اور اُن کی زبان میں خطبہ کی ٹرانسلیشن نہیں ہوتی لیکن محض خلیفۂ وقت سے محبت کی وجہ سے سارا خطبہ سنتے ہیں چاہے سمجھ آئے یا نہ آئے اپنے محبوب کو سامنے دیکھنا ہی ان کی دلی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ افرادِ جماعت کی خلافتِ احمدیہ سے محبت عمر سے مشروط نہیں۔ دنیا بھر میں رہنے والے احبابِ جماعت خواہ وہ کسی بھی عمر سے تعلق رکھتے ہوں، اپنے امام کی محبت میں دیوانگی اور وارفتگی میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

2015ء میں جرمنی کے دورہ میں ایک حیرت انگیز محبت کا منظر دیکھنے میں آیا۔ جب حضور انور کا گزر ایک تین سال کے بچے کے پاس سے ہوا جو نہ صرف محبت کے مفہوم سے لاعلم تھا بلکہ اُس عمر سے تعلق رکھتا تھا جب بناوٹ اور تصنّع کا انسانی طبیعت میں شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ بچہ بے اختیار روتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ

"پلیز! حضور ہمیں چھوڑ کر مت جائیں۔"

(ڈائری مکرم عابد خان صاحب، الفضل آن لائن 12 ستمبر 2022ء صفحہ 10 کالم 2)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرقی افریقہ کے دورہ سے واپس آکر وہاں کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے یہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ

"یوگنڈا میں جب گاڑی باہر نکلی تو ایک عورت اپنے دو اڑھائی سالہ بچے کو اٹھائے ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اُس کی نظر میں بھی پہچان تھی، خلافت اور جماعت سے ایک تعلق نظر آرہا تھا، وفا کا تعلق ظاہر ہو رہا تھا اور بچے کی میری طرف توجہ نہیں تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کا منہ اس طرف پھیرتی تھی کہ دیکھو اور کافی دُور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پروانہ کی۔ آخر جب بچے کی نظر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا اور ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی وہ بھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔

خلیفۂ وقت کو صرف ایک نظر دیکھنے کے بعد خواتین مرد بچے سب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ہیں۔ یہ سب خلافت کی محبت ہی ہے جو اُن کے دلوں میں بسی ہوتی ہے۔ کئی دفعہ بچے دائیں بائیں سے نکل کر سیکیورٹی کو توڑتے ہوئے آکے چمٹ جاتے ہیں۔ ایک احمدی بچے کی خلافت سے محبت کا واقعہ طاہر ندیم صاحب لکھتے ہیں کہ ترکی کے دورے کے دوران ایک احمدی دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ بیٹھے ہی تھے کہ ان کا تین چار سال کا بچہ آیا اور سلام کر کے میرے کان میں کچھ کہنے لگا کہ مَیں نے حضور کو خط بھجوانا ہے۔ کیا آپ لے جائیں گے؟ مَیں نے کہا ٹھیک ہے لے جاؤں گا کیوں نہیں۔ اس پر وہ بچہ کاغذ پر دو لائنیں، الٹی سیدھی لکیریں کھینچ کر لے آیا۔ مَیں نے اس سے پوچھا خط میں کیا لکھا ہے؟ کہنے لگا۔ مَیں نے لکھا ہے کہ حضور! مجھے آپ سے محبت ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے یہ خط یہاں دے دیا۔ اس کا جواب بھی میری طرف سے چلا گیا۔ جب اس بچے کو جواب ملا ہے تو اس کے والد کے بقول اس کی بھی اور اس کے باقی سب گھر والوں کی بھی خوشی دیدنی تھی۔"

(خطبہ جمعہ 29 مئی 2020ء)

بچوں کو خلافت کے بارے میں ابتدائی عمر سے تعلیم دینا انتہائی ضروری ہے۔ کرہ ارض پر پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز سے بہتر کوئی قابلِ تقلید نمونہ نہیں اور ہمارے بچوں کو روزمرہ زندگی میں انکی مثال لینی چاہئے۔ خلافت سے محبت والدین سے آتی ہے اگر آپ مسلسل خلافت سے محبت و فرمانبرداری کا اظہار کریں گے تو یہی محبت بچے میں منتقل ہو گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا:

"جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2005ء)

سامعین! اب سوال یہ ہے کہ ہم نے خلیفہ وقت سے اپنی محبت کے عہد کو کیسے نبھانا ہے کیسے اپنے عشق کو ہمیشہ اپنے دلوں میں تازہ اور زندہ رکھنا ہے تاکہ ہماری آنے والی نسلوں میں بھی یہ عشقِ خلافت رواں رہے وہ اس کی پاسداری کرتی رہیں۔ ہم نے جو اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ ہمیشہ خلیفہ وقت سے محبت کریں گے۔ ہم نے اس عہد کو اس طرح نبھانا ہے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عہد باندھے تھے اور پھر ان کو پورا کیا۔ اس عشق کی خاطر انہوں نے جان مال عزت و آبرو لٹا دی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔

مدینہ سے صحابہؓ نے آکر بیعت میں حصہ لیا اور یہ عہد کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت جان پر کھیل کر کریں گے۔ اصحاب بدر نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ انہی صحابہ نے حدیبیہ کے وقت عہد کیا ہم جان دے دیں گے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر کے قتل کا بدلہ ضرور لیں گے۔ اب دیکھئے! صحابہ بھیڑ بکریوں کی طرح قربان ہو گئے۔ مرتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا اور کہا خدا آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور قوم کو پیغام دیا کہ ہم جب تک زندہ رہے ہم نے رسول اللہؐ کی حفاظت کی اگر تمہاری زندگی میں ان کو کوئی زخم آیا تو تم خدا کے حضور جوابدہ ہو گے۔ جنگ بدر میں صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو اونٹنیاں مخصوص کر دیں اور کہا یا رسول اللہ! اگر ہم سب مارے جائیں تو آپ اونٹنی پر مدینہ تشریف لے جائیں۔ ہمارے بقیہ زندہ بھائی آپ کی حفاظت کریں گے۔ جنگ خندق میں ان صحابہ نے پیٹ پر پتھر باندھ کر خندق کھودی۔ جنگ تبوک میں گھر کے سارے سارے مال پیش کر دیئے۔

ایسی ہی محبتوں اور قربانیوں کے نمونے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے بھی دکھائے۔ مال مانگا تو چارپائیاں فروخت کر کے سب کچھ لے آئے۔ دعوت الی اللہ کی تحریک کی تو بغیر کاغذات اور پاسپورٹ کے مختلف ملکوں میں نکل کھڑے ہوئے۔ ماریں کھائیں مگر حق کا پیغام سناتے رہے۔ وقف زندگی کی تلقین کی گئی تو خود بھی حاضر

ہو گئے۔ بچوں کو بھی وقف کر دیا اور آنے والی نسلوں کو بھی اس کا حصہ بنا دیا۔ مساجد کے لئے تحریک کی گئی تو اپنے گھر بیچ کر خدا کے گھر بنا دیئے۔ سادہ زندگی کی تحریک ہوئی تو کھانا ایک کر دیا۔ زیور بنانے بند کر دیئے نئے کپڑے بنانا چھوڑ دیئے اور ایسا عمدہ نمونہ دکھایا کہ غیروں نے بھی خراج تحسین پیش کیا۔

سامعین! 2008ء میں جلسہ سالانہ گھانا پر برکینا فاسو سے تین سو خدام انتہائی خستہ حال سائیکلوں پر سولہ سو کلو میٹر کا طویل اور تکلیف دہ اور کٹھن سفر طے کر کے محض اس لیے آئے کہ وہ اپنے محبوب آقا کا دیدار کر سکیں۔ ان سائیکل سواروں میں تیرہ سال کی عمر کے دو بچے بھی تھے۔ جب انہیں اس سفر پر جانے سے روکا گیا تو یہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ ہم نے ضرور جانا ہے تا کہ ہم اپنے آقا سے مل سکیں۔ گھانا پہنچنے پر جب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو سے پوچھا گیا کہ خدام نے اتنا لمبا سفر کیوں اختیار کیا تو وہ کہنے لگے کہ ہم اپنے آقا کو بتانا چاہتے تھے کہ برکینا فاسو کی سرزمین پر آباد آپ کے یہ خدام بھی آپ سے عشق کرتے ہیں اور ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔

(الفضل 25/ مئی 2015 صفحہ 6)

2008ء میں کہے گئے یہ الفاظ کہ "ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں"، جذبۂ عشق سے مخمور یہ وہ الفاظ تھے جو چودہ سو سال قبل ان عشاق کے آقا و مولیٰ محبِ اعظم محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے عمل سے سکھائے تھے۔

11 جنوری 2023ء کو دنیا نے محبت و عشق کا ایسا نظارہ دیکھا جس نے دورِ محمدیؐ کے زیدؓ بن دثنہ اور خبیبؓ بن عدی جیسے متعدد صحابہ اور دورِ مسیح موعود کے عبد اللطیفؓ جیسے بے شمار جاں نثاروں کی یاد تازہ کر دی۔ اُن عشاق میں سے ہر ایک کو شہادت سے قبل پیشکش کی گئی کہ اگر وہ احمدیت کا اور اپنے امام کا انکار کر دیں تو چھوڑ دیا جائے گا لیکن اُن استقامت کے شہزادوں میں سے ہر ایک نے اِس عملی اور زبانی اقرار کے ساتھ اپنی جان خدا کے حضور پیش کر دی کہ ہم اُس زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے جو خدا کے قائم کردہ امام کے انکار کے ساتھ گزاری جائے۔

سامعین! جب زندگی اور موت میں محض ایک لمحے کا فرق ہو، موت سامنے کھڑی ہو، سولی دینے کی تیاری کی جا رہی ہو، زندگی ہر کسی کو پیاری ہے سبھی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس موقع پر موت کے پھندے کو چومتے ہوئے وہی گلے لگاتے ہیں جنہیں یہ یقین ہو کہ ان کا محبوب، ان کا معشوق اور ان کا پیارا محض ہمارا ہی نہیں بلکہ خدا کا بھی محبوب، خدا کا بھی معشوق اور خدا کا بھی پیارا ہے۔

ہر طرح سے خلافت کی آواز پر لبیک کہنا ہی ہماری محبت کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح نہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ہم تو صحابہ رسولؐ کی طرح لبیک کہیں گے۔ خلیفہ وقت سے دلی محبت کرنا ایسی کہ امام وقت اپنی جان، مال اور بیوی بچوں سے بھی پیارا ہو جائے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خلیفۂ وقت کے ارشادات کو غور سے سنیں، سمجھیں اور ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہیں۔ خلیفۂ وقت کے لیے دردِ دل سے دعائیں کریں ان کی صحت ان کی عمر اور ان کے منصوبوں کی کامیابی کے لیے خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور رو رو کر یہ دعائیں مانگیں کہ اے اللہ تو ہمارے خلیفہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھ۔ جیسے وہ ہمارے درد میں تڑپتا ہے اور ہمارے لیے دعائیں کرتا ہے ہمیں بھی دعاؤں کے ذریعے اُس کا مددگار بنا۔ ہمیں خلافت کے سلطانِ نصیر بنا اور خلافت کے ساتھ ہمیشہ جوڑے رکھ۔ آمین

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اپنی زندگیوں میں اُس دوسری قدرت کا مشاہدہ کر رہے ہیں جو اِس رنگ میں بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے کہ خلیفۃ المسیح کا وجود ساری جماعت کے لیے ہر وقت دعا گو رہتا ہے۔ جو ہر دکھ درد میں افرادِ جماعت کا سہارا بنتا ہے اور ہر خوشی میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہوتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کا وجود احبابِ جماعت کے لیے ایک رؤف و رحیم اور شفیق باپ کی طرح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرما چکے ہیں کہ خلافت اور جماعت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

ہمارے پاس آج ایک ایسا بابرکت اور پیار کرنے والا وجود ہے جو ہماری تکلیف پر بے چین ہونے والا ہے، کوئی ہے جس کے پاس ہم چھوٹی چھوٹی بات لے کر دعا کے لیے بھاگے چلے جاتے ہیں۔ کوئی ہماری فکر کرتا ہے، ہمارے درد سے اُسے درد ہوتا ہے اور ہماری خوشی میں وہ خوش ہوتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ چونکہ خلیفہ خود خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے اس لیے وہ ہمارے اور خدا تعالیٰ کے بیچ قربت کا ایک واسطہ ہوتا ہے۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور صرف نظام کا جاری ہونا ہی کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان اخلاص و وفا اور ارادت و مودّت کا تعلق نہ ہو اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ کوئی انسان یا انسانی کوشش اس تعلق کو نہ پیدا کر سکتی ہے نہ قائم رکھ سکتی ہے اور جماعت کی اکائی اور وحدت اور ترقی کی ضمانت یہی تعلق ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت اور سلسلہ احمدیہ کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔ خلافت کے ساتھ افرادِ جماعت کا جو تعلق ہے جس میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی، نوجوان بھی اور بچے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی، دور دراز رہنے والے احمدی بھی جنہوں نے کبھی خلیفۂ وقت کو دیکھا بھی نہیں ہے سب شامل ہیں لیکن یہ سب لوگ جو ہیں اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کا پیغام پہنچے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محبت اور تعلق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی فعلی شہادت ہیں اور جماعت کی ترقی بھی اس تعلق سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جو جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفۂ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا ثبوت ہے اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے واقعات ہیں جہاں افرادِ جماعت اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ان واقعات کو جمع کیا جائے تو بے شمار ضخیم جلدیں اس کی بن جائیں گی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2020)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی نصیحتوں پر عمل کرنے اور آپ سے دلی محبت اور عقیدت رکھنے والا اور آپ کی تمام امیدوں پر پورا اُترنے والا بنائے۔ آمین

مسرور کیا جس نے مسرور ہے نام اُس کا
دُکھ دَرد کے ماروں کو اِس وقتِ خرابت میں
دِل میں بھی اُجالا ہے اور رات بھی ہے روشن
یہ کون درخشاں ہے مہتاب کی صورت میں
تِشنہ ہیں روحیں جن کی سیراب ہوئیں آ کر
مَے خانہ کُھلا رہتا یہ عہدِ خلافت میں

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡